ردِ قادیانیت

رسائل

احتسابِ قادیانیت

۴۲

- حضرت مولانا محمد بشیر سہسوانیؒ
- حضرت مولانا عبدالمجید دہلویؒ
- حضرت مولانا محمد عبداللہ شاہجہانپوریؒ
- حضرت مولانا دوست محمد خان بھوپالیؒ
- حضرت مولانا خلیل الرحمٰن بھوپالیؒ
- حضرت مولانا محمد اسماعیل علی گڑھیؒ
- جناب شیخ حسین بن محسن انصاری یمنیؒ
- حضرت مولانا محمد سعد اللہ لدھیانویؒ
- حضرت مولانا غلام رسول نقشبندی امرتسریؒ
- حضرت مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی امرتسریؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

نظم حقانی

مسمّی بہ سرائر قادیانی

حضرت مولانا محمد سعد اللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

اور ایمان والے شاعر بدلہ ''وانتصروا من بعد ماظلموا'' لیتے ہیں جب ان پر ظالم ظلم کرتا ہے۔

نظم حقانی مسی بہ سرائر کادیانی

یا رب نہ غرور خوش بیانی پر ہو | کچھ فخر نہ دل میں نکتہ دانی پر ہو
موجود جو کچھ ہو تیری بخشش سمجھوں | جو آس ہو تیری مہربانی پر ہو
یہ آنکھ جو فیض آسمانی پر ہو | امید خدا کی مہربانی پر ہو
کاغذ کا یہ صفحہ ہو سپر میرے لئے | خامہ مرا حربہ کادیانی پر ہو
دجال کے حق میں گو فضیحت ہے یہ | چیلوں کے لئے مگر نصیحت ہے یہ
سچ بات سے کیوں ہو کادیانی کو رنج | کچھ ہجو نہیں اس کی مدحت ہے یہ
سعدی سے خفا نہ کادیانی ہونا | دور ازرہ بغض وبدگمانی ہونا
سچ کہتا ہوں سن کے آگ مت بن ظالم | لازم تجھے شرم سے ہے پانی ہونا
جفار ہے یا تو کادیانی رمال | مدت سے سمجھ چکے ہیں تیری ہم چال
یہ پیشہ ہے روسیاہ تجھ کو کرتا | دشنام ہمیں نہ دے مثیل الدجال
تاثیر ہوئی یہ کادیانی تیری | چیلوں نے جو سیکھی بدزبانی تیری
سعدی کو غرض نہیں اذی سے ان کی | اس کو تو فقط ہے گت بنانی تیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

کادیانی رافضی بے پیر ہے | کفر اس کی آج کل جاگیر ہے
کرتا اصحاب نبی پر اتہام | کل سلف پر اس کا بدظنی ہے کام
لکھتا ہے نواسؓ کے حق میں خبیث | ہے وہ بانی مبانی حدیث
جس میں ہے ذکر نزول عیسوی | قاتل دجال یک چشم غوی
تھی نہ کچھ گنجائش تاویل یاں | کھول دی طعن صحابی پر زبان
کادیانی کی سنو! اک اور لاف | ہے یہ مرویات دیگر سے خلاف

پھر کبھی کہتا ہے تھا یہ کشف وخواب
تجھ سے حق سمجھے ارے خانہ خراب

رافضی نے رفض کے حیلے کئے
کچھ بخاری میں تعارض بھر دیئے

راویوں پر کی یہ ظالم نے جفا
حافظے کو ان کے لکھا بے وفا

جو روایات آئی ہیں معراج میں
پر تعارض کہتا ہے ظالم انہیں

خود نہ تھی توفیق کی توفیق کچھ
عالموں سے بھی نہ کی تحقیق کچھ

رافضی انوار میں جو لکھ گیا
نقل وہ اس رافضی نے کر دیا

کہتا ہے گزرے ہیں مشرک سب سلف
ہائے کیا پیدا ہوا یہ ناخلف

حضرت عیسیٰ کا وہ خلق طیور
شرک ہے ذات خدا میں بے قصور

یہ خیال مشرکانہ ہے فقط
یہ تو کیا احیائے موتیٰ ہے غلط

مردہ زندہ ہو نہیں سکتا کبھی
ہیں غلط بیہودہ تفسیریں سبھی

کہتا ہے عیسیٰ چڑھے تھے دار پر
جو مناسب ہو وہ اس مکار پر

حق تو قرآن میں کرے نفی صلیب
یہ کہے سولی پہ لٹکا وہ غریب

رفعت وتطہیر بخشے حق اسے
دے ید دشمن میں یہ احمق اسے

کچھ یہودی بھی ہے گر کچھ رافضی
کچھ ہے نصرانی بطور عارضی

قائل ابنیت عیسیٰ ہوا
بانی تثلیث چوں ترسا ہوا

تا کہ ابنیت کا لے خود بھی مقام
کس قدر ظالم ہوا ہے بدلگام

خارجی بھی ہے کہ مہدی بن گیا
میرزا چنگیز خانی ذات کا

مثل حربا رنگ بدلے دمبدم
بھانڈ بھی دنیا میں ہوں گے ایسے کم

کھینچا آخر عیسویت نے وہ طول
بن گیا دجال خود احمد رسول

مدعی مسند پیغمبری
اصل میں دجال ہے نیچری

مرسل یزدان مریدوں کا ہے یہ
دشمن جانی سعیدوں کا ہے یہ

قادیاں کو خود بناتا ہے دمشق
ہے ریاست کادیاں کی دل میں عشق

لوگ ہیں انکے یزیدی یہ یزید
دشمن جان حسینؓ و بوسعید

یہ خبر ہے سرور عالمؐ نے دی
قاتل دجال ہیں عیسیٰ نبی

جب دوبارہ اس جہان میں آئیں گے
دین کی خدمت بجا یہ لائیں گے

کادیانی فتنہ گر کہتا ہے یوں　　میں وہی عیسیٰ نبی اللہ ہوں
مجھ پہ وحی آتی ہے مثل انبیاء　　وحی میں میری نہیں دخل خطا
حق سے جو حکم انبیاء کو آئے ہیں　　انبیاء نے ان میں دھوکے کھائے ہیں
لیکن اس عاجز کی پیشین گوئیاں　　ہیں نکلتی سر بسر حسب بیان
مرگ عموائیل آتھم کا فساد　　اور وہ سلطان کا جینا بامراد
کادیانی کی تباہی کر گئے　　خوب روشن روسیاہی کر گئے
لیک یہ بے شرم باز آتا نہیں　　اپنے ان دعوؤں سے شرماتا نہیں
دیتا ہے دجال ابھی دھوکا ہمیں　　طفل موعود آئے گا نو سال میں
نو برس بھی ہو چکے ہیں اب تمام　　پر نہ آیا طفل عموائیل نام
گرچہ ہیں دو تین اب موجود بھی　　ہے فلاں وہ یوں نہیں کہتا کبھی
مارا اس پر میں نے ایک ثاقب شہاب　　لا سکا یہ سامنے جس کے نہ تاب
ایک گیدڑ نامہ پھر شائع کیا　　اشتہار اس اک شغالی کا دیا
لیکن از کاذب صدائے برنخاست　　شد مسلم کاں مثل بروئے بجاست
اور پنجابی میں دو سی حرفیاں　　جن میں دجالی کا اس کی تھا بیان
جب ہوا دلی کا ہنگامہ بپا　　انہزام کادیانی بھی چھپا
آتھم وسلطان کا جب قصہ ہوا　　اس کا حقوحق میں پھر حصہ ہوا
اس کی شائع ہوگئیں دجالیاں　　سربسر مکاریاں رمالیاں
وہ ستمبر کی چھٹی کے اشتہار　　پھر وہ اکتوبر میں ہشتم کی پکار
کادیانی سخت کھسیانا ہوا　　غیظ اور غصے سے دیوانا ہوا
یاوہ گوئی پر دلیری کی بہت　　تھا تو گیدڑ لیک شیری کی بہت
آتھم وسلطان گو زندہ رہیں　　پر مسلمان مجھ کو سچا ہی کہیں
گالیاں لکھ لکھ کر بھیجیں برملا　　حامد واقبال کا بھی منہ چلا
ایک ہی تف سن کے حامد بجھ گیا　　اس کے بد اقبال نے پیچھا دیا
گر بہ مسکیں اک اٹھا اور ہے　　جس کا مسکن غالب سنور ہے
نام سے معلوم ہوتا ہے وہی　　الغرض چیلا ہے اک کوئی سہی

دل میں سازش آریا سے ہے اسے   ہو گئی ہے ہضم ان کی قے اسے
رافضی* کی روح آئی ورنہ کیا   ہے تناسخ اعتقاد آریا
یہ تناسخ ان کا ہے مانا ہوا   لو یہ مرزائی بھی دیوانہ ہوا
بن کے اس جاہل نے شاعر کیا لیا   قادیانی کا سراپا کھا لیا
ہندو ہندو کو ہے کہتا نابلد   کھا گیا یوں پائے ہندو تجرد
منع بالتشدید لایا بے شعور   کادیانی جس طرح لفظ غیور
دیکھ لو چیلے گرو کا ایک حال   کیا مشدد بولنے میں ہے کمال
گو تشدید آئے نظم کے لئے   شاعری ضرور کرنی چاہئے
گوست بنیا بولتا ہے جائے گوشت   یا جولاہا دوست کو کہتا ہے دوشت
یا ہوا ہے قافیہ چھوٹے کا تنگ   یوں نکالا شاعری کا تازہ ڈھنگ
پائجامہ دھوتی لکڑی ہینگ دال   دیکھئے رائیں کی ہے کیا بول چال
اب گیا ہے بھول اس آواز کو   ٹوکرے میں سبزیوں کے ساز کو

مولیاں لیلواری کچھ گاجریں   دفع ہو مردار باسی کیا کریں
ساگ لے پالک کا تازہ ساگ لے   تازہ کچھ اوپر ہے اور باسی تلے
بیر لیلو بیر بچوں کے لئے   تول میں گیہوں سے ہیں آدھے دیئے
تو تورونگا دینے میں دل تنگ ہے   اور تکڑی میں تیری پاسنگ ہے
پہنا پاجامہ وہ لہنگا کیا ہوا   جھاڑیوں میں پھٹ گیا لہنگا بوا
جامنیں لو جامنیں سنور کی   دیکھی اور کھائی نہ ہوں اسطور کی
رہتی ہے بڑیوں کی حاجت گانوں میں   لالہ بڑیوں کا مصالح دے ہمیں
ہینگ کی پڑیا اک اس میں ڈال دے   اور کالے ماش کی کچھ دال دے

بن کے پٹواری بھلا بیٹھا تمام   رہ گئے ہیں یاد کچھ چیزوں کے نام
کرتے اور ٹوپی پہ چھینٹے ڈال کے   کیا ملا اوہا کے دجال کے
ایک عورت بھی نہ وہ تجھ کو ملی   بر نہ آیا تیرا منشاء دلی
ہے کہاں وہ وعدہ صبر جمیل   تھی جو تیرے وصل پر کامل دلیل
آرزو وہ خاک ہی ہو کر رہی   بات کیا دجال نے سچی کہی

یعنی اس کو اور ہی اک لے گیا — داغ حرماں تیرے دل کو دے گیا
پیش دستی یاد تھی سلطان کی — آرزو تھی خاک وخوں میں مل چکی
فال بنی دیکھئے دجال کی — کھینچ دی تصویر اپنے حال کی
جال میں دجال کے تو پھس گیا — مثل خر دلدل کے اندر دھنس گیا
ہم تجھے سمجھا چکے اس وقت بھی — تو نہ سمجھا پر نہ سمجھا اے غبی
عرش پر رکھے تو سرخی کی دوات — سو نکالے رفعت عیسیٰ میں بات
کیا وہاں کھاتا ہے کیا پیتا ہے وہ — کیا پہنتا کس طرح جیتا ہے وہ
خوان اس کے سامنے چنتا ہے کون — کون سیتا کپڑے اور بنتا ہے کون
کادیانی سے نہ پوچھے تو مگر — واں وہ سرخی کس نے رکھ دی گھول کر
انگلیوں کو لگ گئی جس کی تری — دیکھتی ہے جس کو چشم عنصری
رنگ ان کپڑوں پہ ایسا چڑھ گیا — آسماں پر کیوں نہ عیسیٰ چڑھ گیا
تف تعصب پر تیرے اوروث خر — کینہ عیسیٰ پہ کیوں باندھی کمر
چار سو کیوں غل مچایا بے حیا — دار پر عیسیٰ چڑھا پھر مر گیا
کیوں ہے تائید نصاریٰ اور یہود — کیوں تنا ہے کفر کا یہ تاروپود
حق کہے اس کو نہیں سولی دیا — بلکہ اس کا رفع ہم نے کر لیا
حق کرے تطہیر سے دل جن کا شاد — تو انہیں سولی چڑھائے نامراد
جانب حق رفعت ان کی ہو چکی — تو کہے میخ اس کے ہاتھوں میں ٹھکی
گر بہ سنور کی دیکھو یہ گھات — بے محل بیہودہ بالکل واہیات
تہمت تقلید شخصی دی مجھے — طنز ہندو زادہ کہہ کر کی مجھے
ہجو گوئی کا لگایا اتہام — اصل میں اس کے گرو کا ہے جو کام
میں حقیقت اپنی کرتا ہوں بیان — تا ہو سب پر اصل کیفیت عیاں
میں مرے ما باپ ہندو تھے سبھی — میں نے پائی کفر سے آزادگی
رحمت حق نے نکالا کفر سے — بن کے ہادی دور ڈالا کفر سے
مل گیا اوستاد ہمنام رسول — میرے مولیٰ سعی کر اس کی قبول
جنت الفردوس میں جادے اسے — قرب پیغمبر میں ماوا دے اسے

ہے اثر اس کی فقط تعلیم کا
دل میں ایمان میرے قائم ہوگیا

بوستاں سعدی شیراز میں
گلشن توحید دکھلایا ہمیں

مصلح الدین سعدی شیراز پر
رحمتیں اللہ کی شام وسحر

لکھ گیا اک شعر میں وہ نیک ذات
قاعدہ کلیہ اک بہر نجات

سعد یا ممکن نہیں راہ صفا
چل سکیں جز پیروی مصطفاً

حق نے دی توفیق پھر جیسی جسے
بھر لیا دامن گل توحید سے

مزبلات کفر سے نفرت ہوئی
اور آخر ایک دن ہجرت ہوئی

بہر ایمان میں ہوا گھر سے غریب
نیک بختوں نے کیا مجھ کو قریب

میں تھا عائل مجھ کو حق نے زر دیا
سالک راہ ہدایت کر دیا

دین ودنیا میں عطاء کی منفعت
فضل سے بخشے مراغم اور سعۃ

اس لباس کفر سے چھوٹا بدن
جامہ شرعی ہوا ملبوس تن

عقل کی میزان عطاء کی پھر مجھے
تانہ دے دھوکا کوئی کافر مجھے

پاک کھانے بخشے کھانے کے لئے
وال ہوں جو خیر پر ساتھی دیئے

اہل عزت بن گئے سب میرے دوست
وایں ہمہ فضل وعطا ولطف اوست

میرا دل اسلام پر قائم کیا
اور مذہب اہل سنت کا دیا

اہل بدعت سے کیا بیزار دل
راہ سنت میں ہوا ہشیار دل

صالحوں سے دل میں الفت دے مجھے
ذی نہ صحبت اہل بدعت کی مجھے

اولیاء رحمٰن کے بندے جو ہیں
جان ودل سے خاکپا ان کا ہوں میں

ہے جناب حق سے ہر دم التجا
حشر بھی ہمراہ انہیں کے ہو مرا

ہیں جو شیطان اولیاء شیطان کے
سخت بغض وکینہ ہے ان سے مجھے

وہ کہیں اس کو تعصب یا حسد
تا بمقدور ان کو میں کرتا ہوں رد

میرے مولا تو صحیح ادراک دے
سعی مشکور اور نیت پاک دے

جو خطا نسیان ہو تو کر دے معاف
اہل ایمان سے رہوں میں سینہ صاف

کر گناہوں سے مرے تو درگذر
عفو کر اے میرے مولیٰ عفو کر

مجھ سے رد کادیانی کر قبول
ہوں مرادات دلی میری حصول

نوکری اچھی ملی عزت ملی ۔ مل گئیں ساری مرادات دلی
اور جو حاجت ہو یا رب کر عطا ۔ بے نہایت ہے تیری سب پر عطاء
میں نہ منشی ہوں نہ کوئی مولوی ۔ فضل سے تیرے مگر ہے دل قوی
تیرا عاجز بندہ سعد اللہ ہوں ۔ تیری رحمت سے سعیدوں میں رہوں
وانچہ از افضال رب اکرم است ۔ علم الانسان ما لم یعلم ست
برزبانم آمد از القائے حق ۔ میکنم تحدیث نعمت ہائے حق
من چہ چیزم نیز سعی من چہ چیز ۔ شد ہمہ از رحمت رب عزیز
دور رکھے حق غرور وکبر سے ۔ خود پسندی میں نہ عاجز دل پھنسے
صدق وتقویٰ وارم از حق مدعا ۔ لا تزغ یا رب قلبی شد دعا
قصہ آزر بہت مشہور ہے ۔ اور انی ذاہب مذکور ہے
ہے دعا لا تخزنی یوم النشور ۔ اے مرے ہادی مرے رب غفور
حق نے جب بیٹے کو مؤمن کر دیا ۔ کیا ضرر دے کفر اسے ماباپ کا
بالکے دجال کے او پرجفا ۔ مجھ پہ ہندو زادگی کا طعن کیا
اس سے عقبیٰ میں نہیں ہے عیب کچھ ۔ اور نہ دنیا میں کہیں ہے عیب کچھ
ہے غضب العقوا زادہ ہو جو ۔ یوں نسب میں اپنی افتادہ ہو جو
فال ناموں سے کرے بدفالیاں ۔ اور دے لوگوں کو فاحش گالیاں
ابن مریم عیسیٰ موعود ہو ۔ آل احمد مہدی معہود ہو
جانے اپنے پر جفا کو تو ولی ۔ وقت قسمت عقل کچھ تو نے نہ لی
یاد رکھ یہ بات بالکل صاف ہے ۔ گالیاں خود شیوہ اجلاف ہے
حضرت عیسیٰ نے اک دن وقت سیر ۔ تھا کہا خنزیر سے اذہب بخیر
چور کو چوری میں مشاغل دیکھ کر ۔ بد گمانی کی تھی اپنی آنکھ پر
ظاہری اعمال سے کیا بن سکے ۔ گر عقائد دل میں ہوں کفار کے
سب عمل اسلام کے کرتا قبول ۔ لیک بننا خود نبی مرسل رسول
لفظ جزئی سے اسے پھر ٹالنا ۔ کفر کو در پردہ اپنے پالنا
وحی میں ہو انبیاء سے ہمسری ۔ بلکہ ان سے بھی دکھانا برتری

گر نہیں یہ کفر پھر ہے کفر کیا — کر نہ یوں بدنام نام اولیاء
کس ولی حق نے یہ دعویٰ کیا — وحی میں ہوں میں مثال انبیاء
انبیاء کی گو غلط جائے خبر — ہے غلط سے پاک یہ عاجز مگر
مخبر صادق نے ہے فرمادیا — میں ہوں ختم مرسلین وانبیاء
بعد میرے اب نبی کوئی نہیں — جو کرے دعویٰ ہے جھوٹا بالیقین
تیس دجالوں کے آنے کی خبر — دے گیا وہ ہادئی جن وبشر
ہوں گے اپنے زعم میں یہ سب نبی — یہ علامت ہے ہر ایک دجال کی
کادیانی کا ہے صاف اس میں بیان — مرتضیٰ ہوں میں رسول غیب دان
ذکر جس کا سورۂ جن کے اخیر — غیب بارے میں کرتا ہے خبیر
گو محدث یہ بڑھاتا ہے وہاں — فن دجالی دکھاتا ہے وہاں
خوب ثابت اور مبرہن ہوگیا — اب ہے دجالی میں اسکی کسر کیا
اس کے سسرے کی شکایت ہے بجا — ہاتھ سے ہے اس کے روتا برملا
شعر اس مضمون کے ہیں موزوں کیے — چند ان میں سے نمونہ دیکھیے

بدمعاش اب نیک از حد بن گئے — بو مسیلم آج احمد بن گئے
عیسیٰ دوراں بنے دجال ہیں — ہر طرف مارے انہوں نے جال ہیں
کچھ نہ صحبت میں اثر نے بات میں — ڈالتے ہیں ہم کو وہ آفات میں
اور کہیں تصنیف کے ہیں اشتہار — یہ ہی لوگوں نے کیا ہے روزگار
پیشگی قیمت مگر لیتے ہیں وہ — خلق کو اس طرح دم دیتے ہیں وہ
قیمتیں کھا کر نہیں لیتے ڈکار — جیسے آتا تھا کہیں ان کا ادھار
اپنی تعریفوں سے بھرتے ہیں کتاب — آیت قرآن ہیں گویا ان کے خواب
سیکڑوں کرتے ہیں گو وعدے خلاف — کم نہیں ہوتے مگر لاف وگزاف
بات کو ہوتی ہے گنجائش بہت — حیلہ سازی میں ہے آسائش بہت
مہدیٔ وقت ہے کوئی مشہور — کوئی بنتا ہے عیسیٰ دوراں
نہ عیاں اس میں عیسوی برکت — نہ ہدایت کا اس میں نام ونشاں

آفریں اے میر ناصر آفریں — اپنے دیں کا حق ہے خیر الناصریں

پردہ در دجال کا تجھ کو کیا　　کام اپنے دیں کا تجھ سے لے لیا
ہوتا اس سے یہ ترا رشتہ نہ گر　　کون یوں ہوسکتا اس کا پردہ در
تو ہی تھا جو راز کو افشاء کرے　　کام اس خالق کے ہیں حکمت بھرے
تجھ سے بڑھ کر گھر کا بھیدی ہے کہاں　　ہے تیرا سچی شہادت پر بیان
سب تجھے معلوم گھر کا حال ہے　　جانتا دجال کی تو چال ہے
خاص خلوت کے تجھے معلوم راز　　اپنی معلومات پر تھا تجھ کو ناز
ہے بہت تیرا ذریعہ معتبر　　اندرونی تجھ کو ملتی ہے خبر
کیونکہ صاحب جب کا ٹیلی گرام　　برق سے بھی کچھ سوا دیتا ہے کام
تو ہے خود حال براہین جانتا　　ہم نے خود تجھ سے سنا اس کا پتا
تین سو جز کی براہین جھوٹ ہے　　کچھ نہیں لکھا یہ تعین جھوٹ ہے
جلد چہارم کے سوا اب کچھ نہیں　　چاہئے زر اور مطلب کچھ نہیں
قیمت اس کی پانچ دس پچیس ہیں　　دیکھ لو گن کر یہ جز پینتیس ہیں
کر کے اللہ کے حوالے یہ کتاب　　کیا ٹکا سا دے دیا تم کو جواب
دیکھ لو جلد چہارم کا اخیر　　مال مردم اب اسے ماکا ہے شیر
جلد پنجم کا کوئی وعدہ نہیں　　بس یہی کافی ہے اب بہر یقین
شرط باندھ کر برملا کہتا ہوں آج　　سچا ہے مرزا تو دکھلائے سراج
کھا گیا لے لے کے اس پر سیکڑے　　اس طمع پر کس طرح پوری پڑے
بیع کیا معدوم کی کر لی حلال　　زر کمانے میں ہے یہ صاحب کمال
عیب ذاتی بھی بیاں کرتا تھا تو　　بے دھڑک سب پر عیاں کرتا تھا تو
تھے ہٹاتے یار تو ہٹتا نہ تھا　　ایسے رشتہ پر بھی کچھ کٹتا نہ تھا
نوردین سے بھی تھی بدظنی تجھے　　ماجرا طرفہ سنایا تھا مجھے
نسخہائے باہ کے قصے ہیں یاد　　روغن بادام کا وہ ازدیاد
اہل ایمان جب کہ ایسا حال ہو　　کادیانی کیوں نہ پھر دجال ہو
پڑھ کے ظاہر میں تشہد اور نماز　　تم کو دھوکہ دیتا ہے یوں حقہ باز
اس کے دھوکوں میں نہ ہرگز آؤ تم　　سن کے وہ فتویٰ نہ کچھ گھبراؤ تم

کیا منافق تھے نہ کہتے برملا　　تو رسول اللہ ہے یا مصطفیٰ
کیا نمازیں ساتھ وہ پڑھتے نہ تھے　　جنگ کو ہمراہ کیا چڑھتے نہ تھے
حق نے فرمایا ہے بیشک تو رسول　　پر ہے جھوٹوں کی شہادت ناقبول
آڑ میں ایمان کے بے ایمان ہیں یہ　　ان سے بچ بدخواہ دین وجاں ہیں یہ
آؤ اب عیسائیو مرزائیو　　یعنی ان تثلیثیوں کے بھائیو
باز آؤ چھوڑو اس دجال کو　　فال میں رمال کو اے بالکو
اس سے پہلے کیا مسلماں تھے نہ تم　　لگ گئی ہے کون سی اب اور دم
ہاں یہ سیکھے ہو کہ عیسا مرگیا　　ہاتھ سے اعداء کے سولی پر گیا
کادیانی کا ہے اس میں کیا ہنر　　نیچری نے یہ سکھایا پیشتر
میں ہوں عیسیٰ اس قدر ایجاد ہے　　اصل میں وہ نیچری استاد ہے
اس نے جو احلام سے حاصل کیا　　نیچری نے خود بخود وہ پالیا
کہتے ہو سید مغل کو ہے غضب　　کادیانی مہدی وعیسیٰ ہے اب
بچۂ آلقوا ظلم سے　　مہد صدیقہ میں تم رکھنے لگے
معجزے عیسیٰ کے عجل سامری　　یوسف نجار کی کاری گری
پھر کبھی کہتے ہو تھا تربی عمل　　کشف عیسیٰ میں رہا اکثر خلل
وحی کو سمجھے نہ ختم الانبیاء　　کادیانی نے وہ اب ظاہر کیا
دابہ کیا چیز ہے دجال کیا　　کیا گدھا اس کا ہے اس کی چال کیا
ہندوؤں عیسائیوں کا رد بہت　　چھپ کے شائع ہو چکا بے حد بہت
فی الحقیقت اب کس میں جان نہیں　　کوئی بسمل سا تڑپتا ہے کہیں
لایزالون آیا ہے قرآن میں　　یوں رہے گا اختلاف ادیان میں
پھر ولو شئنا لا تینا بھی ہے　　بات حق القول منی میں ہے طے
ہے مخالف گر کوئی لکھتا کتاب　　اب بھی ملتا ہے اسے مفحم جواب
کس لئے کوئی نئی تصنیف ہو　　اور کیوں بے فائدہ تکلیف ہو
فتنۂ ترسا فساد آریا　　عالماں دیں نے باطل کر دیا

گر ہے شوق بحث استفسار دیکھ
شوکت اسلام کا اظہار دیکھ

گر دل بینا ہے کافی ہے نوید
کھل گئے ہیں مذہب ترسا کے بھید

تحفۃ الہند اک صحیفہ ہے عجب
قوم ہندو کی ہدایت کا سبب

بت شکن کا خلعت زیبا ہے خوب
مذہب ہندو کا مرآۃ العیوب

اس میں ہے اسلام کا دل جوئیاں
ہیں مبرہن دین حق کی خوبیاں

خلعت شش پارچہ بخشا عجیب
ہو گیا نادم مخجل ہندو غریب

اور سوط اللہ ہے عمدہ کتاب
فتنۂ اندر منی کا سد باب

الغرض ایسے رسالے ہیں بہت
دین باطل کے ازالہ ہیں بہت

حق کے تائیدی مقالے ہیں بہت
باغ جنت کے قبالے ہیں بہت

اور کچھ حاجت نہیں تحریر کی
طبع ہیں ہاں چاہئے کچھ زیر کی

کافر ان کو پڑھ کے ایمان لاتے ہیں
دین حق کے جلوے ان میں پاتے ہیں

کفر کی ظلمت سے جو گھبرا گئے
امت ختم الرسل میں آگئے

تھے جو شپر چشم ہیں وہ لاعلاج
واں نہیں رکھی ازل سے احتیاج

کادیانی کی کتابیں دیکھ کر
کون کافر آیا راہ راست پر

گر کوئی ہو تو نشاں دے دو کہیں
کیا نشاں دو گے کہیں کوئی نہیں

بلکہ کچھ دیندار کافر ہو گئے
صدق دل سے قادیاں میں جو گئے

جس نے مانا ہیں دعاوی اس کی سچ
لگ گیا اس کفر کے کرنے وہ پچ

پھنس گئے کچھ بھولے بھالے جال میں
پڑ گئے ہیں فتنۂ دجال میں

جب دیا جاتا ہے کچھ الزام انہیں
سوجھتے ہیں کیسے عذر خام انہیں

کرتے ہیں تاویل ان اقوال کی
یوں حمایت کرتے ہیں دجال کی

کادیانی مدعی اس بات کا
ہے ہماری وحی معصوم از خطا

دخل سے شیطان کے بالکل ہے پاک
ایسے جھوٹے مفتری کے منہ میں خاک

پیش گوئی ہی مری معیار ہے
اور اسی پر باربار اصرار ہے

اور چیلوں کی ادھر سے ہے پکار
پیش گوئی پر نہیں دارومدار

گر غلط نکلے تو نکلے کیا ہوا
ہم تو ہیں قرآں سمجھنے پر فدا

کیا بیاں ہے سورہ زلزال کا
بن گیا نقشہ زمان حال کا

وہ قیامت کا بیان سب جھوٹ ہے
ہے جو تفسیروں میں ہاں سب جھوٹ ہے

ہے جو فی التکویر تعطیل عشار
اس کا باعث ہے یہ دجالی حمار

یہ نئی تفسیر اس کی خوب ہے
جو پرانی ہے وہ سب معیوب ہے

حضرت اخنس کی یہ تجدید ہے
واہ کیا الحاد کی تائید ہے

اور جو نشر صحف کا ہے بیاں
ڈاکخانوں کے ہیں یہ چٹھی رساں

نور واحسن دو ملک ہیں اس کے ساتھ
بازوں پر جن کے رکھتا ہے یہ ہاتھ

آسماں سے اترے ہیں لے کر اسے
ہیں بٹھاتے عرش وکرسی پر اسے

حضرت اقدس مسیحائے زمان
مرسل یزدانی وکہف الامان

اس نے دونوں کو بنایا ہے ملک
وہ کراتے ہیں اسے سیر فلک

ہو گیا ان کا یہی اب ماجرا
من ترا حاجی بگویم تو مرا

کیا مثل آئی ہے یہ ان پر درست
مدعی ہے ست اور شاہد ہیں چست

کہتے ہیں مرزا کو کافر مت کہو
حق کو سونچو اور مشفق چپ رہو

بے وقوفی کا ہو ان کی کیا علاج
یہ جہالت کا مرض ہے لاعلاج

راجپور کے ایک ہیں فدوی کلن
کادیانی کا نہ سمجھے مکروفن

دور ہی سے بھیجتے ہیں نذر بھیٹ
کادیانی کا کہیں بھر جائے پیٹ

بعض جاہل امر دیں سے بے خبر
کہتے ہیں خذما صفاء دع ماکدر

کادیانی کے ہیں پیچھے جار ہے
ہیں نجاست میں سے حلوا کھا رہے

اور پھر کہتے ہیں ہم محتاط ہیں
راہ دیں میں جانب اوساط ہیں

احتیاط اس میں بھلا کیا خاک کی
پاک میں کچھ کھا گئے ناپاک بھی

کادیانی فتنہ نوزائیدہ ہے
کام اس مکار کا پیچیدہ ہے

چاہئے ہر ایک کو اس سے حذر
دین سے ہیں جو خصوصاً بے خبر

سب پہ لازم اس کی سرکوبی ہوئی
حسب طاقت حق نے ہے جو دی ہوئی

عالم اس کے کفر کو ظاہر کریں   کچھ نہ گیدڑ بھبکی اس کی سے ڈریں
تا کہ اس کے داؤ میں آئیں نہ لوگ   پھیلے اس کے کفر و بدعت کا نہ روگ
جن کو فن شعر میں ہو دسترس   غیرت دینی سے بھی رکھتے ہوں مس
مثل حساں ہوں مؤید دیں کے   حق سے وہ مورد بنیں تحسین کے
نظم میں لکھ دیں جو اس کا حال ہو   جس سے کشف سیرت دجال ہو
چاہئے لیکن زباں بھی عام فہم   مٹ سکیں لوگوں کے جس سے شک ووہم
ہاتھ سے ہر گز نہ جائے راستی   ہو قلم گویا عصائے راستی
فخر کی اس میں طلب مطلق نہ ہو   مدعا غیراز رضائے حق نہ ہو
نظم ایسی نیزہ ہی دجال پر   ناگہانی مرگ ہے محتال پر
ہوش اڑ جائیں سنے جب برملا   اپنے اسرار خفیہ کا پتا
نیچری بھی اس پر پیٹیں تالیاں   واہ مرزا آپ کی رمالیاں
کوچہ وبازار میں ہوں شادیاں   وہ کتا دیکھو مسیح قادیاں
راستوں پر ہوں یہ خوش الحانیاں   کھل گئیں جھوٹے کی بے ایمانیاں
کادیانی وائے برنا کا میت   برو سلطاں زوجۂ الہامیت
کادیانی پیٹ بیٹھا ہاتھ پاؤں   اب مبارک ہو گیا منحوس گاؤں
گھر میں سلطاں کے مبارک بادیاں   ہائے تجھ پر ہیں یہ کیا بیدادیاں
ہر طرف سے جب سنے اس شور کو   کادیانی سر بسر مبہوت ہو
گالیاں دے اہل ایماں کو تمام   سب کو لکھے بد نسب نسل حرام
سر دھنے بکواس پر باندھی کمر   سب پہ ظاہر ہو کہ ہے جھوٹا لچر
ایسا بکواسی ولی حق نہیں   جس کو شرم واتقاء مطلق نہیں
منہ پہ ہیں بازاریوں کی گالیاں   یہ مسیحا کی بد استقلالیاں
ہے جو ہاجی ہائم فی کل واد   منزل شیطان ہے ہاجی نامراد
راہ دیں میں شاعری بھی ہے ہنر   انتصار دین حق ہے سر بسر
ہے غرض دجال کی پردہ دری   جس سے ہو اظہار کذب مفتری

ہے یہ سب تائید دین کا واسطا	ہجو گوئی سے اسے کیا واسطا
کفر صادر ہو چکا دجال سے	بے سند کافر نہیں کہتے اسے
ہم جو دیتے ہیں حوالہ دیکھ لو	فتح وتوضیح وازالہ دیکھ لو
اب بھلا توضیح کی توضیح کیا	وہم کیا پھر جب ازالہ ہوچکا
آئینہ میں نقش ہیں دجال کے	بن کے اندھے ہو گئے تم بالکے
اب یہ تاویلات ہیں سب جو چلے	ادعا سارے ہیں وہ کھلم کھلے
گر رہا اس پر مصر کافر مرے	ہو مسلماں ان سے گر توبہ کرے
اشتہار توبہ ہو یوں مشتہر	دعویٰ اب ایسے کبھی ہوں گے نہ پھر
دخل یہاں تقلید کا مطلق نہیں	مسلک اپنا غیر راہ حق نہیں
دل سے ہیں مشتاق تحقیقات ہم	بے سند مانیں نہ کوئی بات ہم
بوحنیفہؒ شافعیؒ مالکؒ امامؒ	اور احمدؒ رہبر دیں ہیں تمام
بوحنیفہؒ کو نہیں ہم چھوڑتے	فقہ سے ہرگز نہیں منہ موڑتے
ہم وصیت پر ہیں ان کی کاربند	ہے ہمیشہ ہم کو را ان کی پسند
رکھتے ہیں پیش نظر قول امام	فاضربوا اور اترکوا قولی مدام
گر نہ ہو معلوم کوئی مسئلہ	عالموں سے پوچھتے ہیں برملا
پوچھتے ہیں کوئی آیت یا حدیث	دیں کی ہی قرآں نہایت یا حدیث
جس جگہ اجمال ہے قرآن میں	شرح ملتی ہے حدیثوں سے ہمیں
اہل سنت کا یہ مذہب ہے تمام	تابع راہ ہدایت پر سلام
کچھ معانی میں تردد ہو جہاں	ہے حدیث مصطفیٰ قاضی وہاں

نام قول مصطفیٰ تو نے لیا
اک غزل اس پر سنا دے سعدیا

شرح فرقاں ہے حدیث مصطفیٰ	نور عرفاں ہے حدیث مصطفیٰ
مؤمنوں کے واسطے قرآں کے ساتھ	فضل رحمان ہے حدیث مصطفیٰ
مصطفیٰ کو مثل قرآن جو ملا	وہ مری جاں ہے، حدیث مصطفیٰ

جس سے تبیین کلام اللہ ہو — بس وہ تبیان ہے حدیث مصطفیٰ
جنت الفردوس ہے قرآن ہمیں — باغ رضواں ہے حدیث مصطفیٰ
بے خزاں رہتے ہیں اس کے فصل و باب — کیا گلستاں ہے حدیث مصطفیٰ
دین کے بھوکو چلے آؤ ادھر — دین کا خواں ہے حدیث مصطفیٰ
کشتۂ بدع وضلالت کے لئے — آب حیواں ہے حدیث مصطفیٰ
حق نے یسرنا کہا قرآن کو — کیوں؟ کہ آساں ہے حدیث مصطفیٰ
خوان نعمت ہائے قرآن جب بچھے — واں نمکداں ہے حدیث مصطفیٰ
اہل دیں تعمیل قرآں کے لئے — ساز وساماں ہے حدیث مصطفیٰ
مصطفیٰ جو حکم دیں مانو اسے — حق کا فرماں ہے حدیث مصطفیٰ
منت عظمیٰ ہے قرآن عظیم — اور احساں ہے حدیث مصطفیٰ
اہل بدعت گر کمی بیشی کریں — بہر میزاں ہے حدیث مصطفیٰ
نیچری مرزائیوں کے واسطے — سخت تاواں ہے حدیث مصطفیٰ
لا وربک تابہ تسلیماً پڑھو — شرط ایماں ہے حدیث مصطفیٰ
بہر قطع حجت مرزائیاں — اپنی برہاں ہے حدیث مصطفیٰ
اہل بدعت کیوں نہ ہوں ہیبت زدہ — اپنا سلطاں ہے حدیث مصطفیٰ

آؤ سعدی سے سنو مرزائیو
مثل قرآن ہے حدیث مصطفیٰ

تمت!

رباعی

مرسل تو تجھے بنائیں چیلے چانٹے — تو کفر کے اشتہار ہم پر بانٹے
تیری وہ مثل ہے کادیانی دجال — الٹا چور اٹھ کے محتسب کو ڈانٹے
ثابت تو ہوا ہے کادیانی دجال — چھپ سکتی نہیں ہم سے تیری کوئی چال
بہروپیا بن کے دے نہ دھوکا ہم کو — یہ مانا کہ اس فن میں ہے تو اہل کمال